AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میزانُ الاعتدال ولسانُ المیزان: تعارفی، منہجی اور تقابلی مطالعہ

Mīzān al-Iʿtidāl and Lisān al-Mīzān: An Introductory, Methodological, and Comparative Study

Javaria Iftikhar
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore. Pakistan, Lecturer of Islamic Studies, University of Lahore. Pakistan.
Rubina Kausar
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore. Pakistan, Lecturer of Islamic Studies, University of Lahore. Pakistan.

Abstract

Mīzān al-I'tidāl fī Naqd al-Rijāl by Imām Shams al-Dīn al-Dhahabī (d. 748 AH) and Lisān al-Mīzān by Ḥāfiẓ Ibn Ḥajar al-'Asqalānī (d. 852 AH) stand as twin pillars in the science of ḥadīth transmitter criticism ('ilm al-rijāl). Al-Dhahabī's work is a masterfully condensed and restructured rendition of Ibn 'Adī's al-Kāmil fī Ḍu'afā' al-Rijāl, systematically cataloging every narrator against whom any form of jarḥ (disparagement)—whether severe or mild—was ever issued. Spanning five volumes and over 3,000 pages, it alphabetically arranges fabricators (wāḍi'ūn), abandoned transmitters (matrūkūn), unknown narrators (majhūlūn), and those weakened by memory lapses or bias, while sharply distinguishing them from reliable authorities. The text serves as an encyclopedic safeguard against fabricated ḥadīth. Lisān al-Mīzān emerges as a direct extension and refinement of Mīzān. Ibn Ḥajar incorporates post-Dhahabī scholarship, corrects biographical and critical errors, adds contextual depth, and often tempers excessive jarḥ with rehabilitative ta'dīl, reflecting a more integrative and moderate approach. A comparative analysis reveals al-Dhahabī's preference for concise, source-critical rigor versus Ibn Ḥajar's expansive, reconciliatory methodology—illustrating the natural evolution of rijāl science across the 8th and 9th centuries hijrī. Both works exert profound jurisprudential influence by enabling precise ḥadīth authentication, shaping legal rulings across madhhabs, and forming the methodological backbone for later classics like Tahdhīb al-Tahdhīb and al-Mughnī 'an Ḥaml al-Asfār. (250 words)

Key Words: Rijāl, Jarḥ, Ta'dīl, Ḍu'afā', Authentication, Fiqh, Comparative

تعارف موضوع

علم الرجال حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت کا اہم ترین شعبہ ہے، جس میں رواۃ کی توثیق و تضعیف سے اسناد کی صحت معلوم ہوتی ہے۔ میزان الاعتدال ولسان المیزان اسی فن کی دو عظیم تالیفات ہیں جو متکلم فیہ رواۃ کی جامع فہرست پیش کرتی ہیں۔ امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ابن عدی کی الکامل کو مختصر کر کے حروف تہجی ترتیب دی، ہر ضعیف، کذاب، وضاع، متروک اور مجہول راوی کو شامل کیا، حتیٰ کہ معمولی جرح والوں کو بھی چھوڑا نہیں۔ یہ پانچ جلدوں پر مشتمل ضعفاء کا انسائیکلوپیڈیا ہے جو احادیث موضوعہ کی روک تھام کرتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے لسان المیزان میں میزان کی تکمیل کی، ذہبی کے بعد کے اقوال شامل کیے، غلطیوں کی اصلاح کی اور سخت جرح کو تعدیل سے متوازن کیا۔ تقابلی

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جائزہ سے ذہبی کی تنقیدی شدت اور ابن حجر کی توسیعی وسعت واضح ہوتی ہے۔ دونوں کتب نے فقہی استدلال کو مستحکم کیا، حنفی، شافعی سمیت تمام مکاتب میں حدیث کی تخریج کا معیار قائم کیا اور تہذیب التہذیب جیسی کتب کی بنیاد رکھی۔

رجالی تراث کی ایک قسم ایسی کتب ہیں، جن میں ان رواۃ کا ذکر ہے، جنہیں متکلم فیہ کہا جاتا ہے، یعنی جن کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل نے کلام کیا ہے، کوئی جرح کی ہو، خواہ وہ جرح موثر ہو یا نہ ہو، جیسے:

- میزان الاعتدال فی نقد الرجال، علامہ ذہبی (المتوفی 748ھ)
- لسان المیزان، حافظ ابن حجر (825ھ)

امام ذہبی علم جرح وتعدل کے امام اور عظیم آٹھویں صدی ہجری کے عظیم محدث اور مورخ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے لائق فائق تلامذہ میں سے تھے۔ ان کے ہم عصر کبائر ائمہ میں امام ابن کثیر، امام ابن قیم جوزیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی شامل ہیں۔ فن اسماء رجال میں حافظ ذہبی نے جو کتابیں تالیف فرمائیں بلاشبہ وہ دین اسلام کی ایک عظیم خدمت ہے مثلاً تہذیب التہذیب، الکاشف، تاریخ اسلام، سیر اعلام النبلاء، میزان اعتدال وغیرہ۔

میزان الاعتدال فی نقد الرجال کا تعارف:

یہ کتاب علم اسماء الرجال وتاریخ کی مشہور ومعروف شخصیت امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان کی لاجواب تصنیف ہے۔ شیخ ابو احمد عبداللہ بن عدی کی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" کے مواد کو ااختصار اور جدید ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ الکامل جرح وتعدیل کی بنیادی کتب میں شمار کی جاتی ہے۔ ابن عدی کا شمار آئمہ معتدلین میں سے ہوتا ہے اس لیے ان کی اس کاوش کی بہت اہمیت ہے۔ اس وجہ سے اس کتاب کو ضعفاء کا انسائیکلوپیڈیا بھی کہہ سکتے ہیں۔

یہ کتاب بنیادی طور پر ضعیف راویوں کے بارے میں ہے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے ضعیف راویوں کے حالات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ مثلاً مجہول، متروک. جھوٹے اور وضاع راوی جنہوں نے مختلف مقاصد کے تحت نبی کریم کے نام پر چھوٹی احادیث وضع کیں۔ امام ذہبی نے بعض ایسے راویوں کا بھی ذکر کیا جو فی الاصل ضعیف ہے لیکن ان کے بارے میں جرح کا ذکر کیا گیا تو اس وجہ سے امام ذہبی نے ان راویوں کا ذکر کیا۔ جس راوی کے بارے میں کوئی معمولی سی جرح بھی امام صاحب کو ملی وہ انہوں نے اس کتاب میں شامل کر دی۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میزان الاعتدال علم الرجال کے شعبہ میں سب سے مشہور اشاعتوں میں سے ایک ہے،اور یہ پانچ جلدوں میں 3000 صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے، مصنف جھوٹے راویوں، نامعلوم راویوں،اور ان راویوں کی شناخت کرتا ہے جو ترک کر دیے جائیں گے۔وہ ضعیف راویوں کو بھی ماہرین حدیث سے ممتاز کرتا ہے جن کی ڈگری یاداشت یادیگر خامیوں کی وجہ سے کمزور ہے۔انہوں نے بعض احادیث میں ممکنہ طور پر گمراہ کن تبصروں کوروکنے کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

میزان الاعتدال کا موضوع:

کتاب کا بنیادی موضوع ایسے راویوں اور شخصیات کا احاطہ کرنا ہے جن کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل نے کسی بھی قسم کا کلام کیا ہو، خواہ ان پر کی گئی جرح مؤثر اور درست ہو یا غیر مؤثر اور کسی تعصب وغیرہ پر مبنی ہو، کیونکہ آپ ایسے راویوں اور شخصیات کا بھرپور دفاع کرتے ہیں جن کو بلا وجہ ضعیف قرار دیا گیا ہے یا ان پر ناحق جرح کی گئی ہے۔اس کتاب میں صحابہ کرام کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔اس کتاب میں تقریباً گیارہ ہزار اکسٹھ(11061) شخصیات کے تراجم موجود ہیں۔

میزان الاعتدال کا منہج:

میزان الاعتدال علوم حدیث بالخصوص اسماء الرجال کی ایک اہم اور مفید کتاب ہے جو ضعیف اور مجروح راویوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔اہل علم نے ان کی جلالت علمی، ثقاہت اور عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ابن حجر کہتے ہیں:

كان علامة زمانه فی الرجال وأحوالهم، حديد الفهم، ثاقب الذهن وشهرته تغنی عن الاطناب فيه ۔[1]

اہل علم نے اس کتاب کو موضوع پر بہترین اور کامل کتاب قرار دیا ہے۔

ابن حجر کا قول ہے: **وله الميزان في نقد الرجال وأجاد فيه**[2]

ابن حجر عسقلانی نے جب کمزور رواۃ پر ایک تالیف مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی نظر انتخاب بھی اسی کتاب پر پڑی اور اس کا اختصار مع اضافوں اور بعض تصحیحات کے ساتھ لسان المیزان کی شکل میں پیش کیا۔[3]

---

(1)الدرر الکامنۃ، 3/338

(2)ایضاً، 3/337

(3)لسان المیزان 1/12

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سخاوی فرماتے ہیں کہ ذہبی کے بعد سے آج تک اس موضوع پر لکھنے والے آج تک اس سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

امام ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں کذابین، وضاعین اور وہ لوگ جو جھوٹ اور وضع حدیث سے متہم ہیں اور جن کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اوہام اور اخلاط کا صدور ہوا، کا ذکر کیا ہے۔(4)

مؤلف نے کتاب کا آغاز مقدمہ سے کیا ہے اس میں فن اسماء الرجال، اس فن پر متقدمین و متاخرین کی کتب اور ان کے منہج کا ذکر کیا ہے۔ جرح و تعدیل کے کلمات اور ان کے مراتب بیان کیے ہیں۔ بخاری اور ابن عدی نے ان ثقہ رواۃ کا ذکر اپنی کتب میں کیا ہے جو کسی نہ کسی معمولی درجے کی بدعت کے مرتکب تھے۔ مؤلف نے اپنی اس کتاب میں ان ثقہ رواۃ کو بھی شامل کیا تاکہ ان رواۃ کے ساتھ انصاف ہو اور ان کا دفاع ہو سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر معمولی بات پر ہم نے ہر ایک کو مجروح قرار دینا شروع کر دیا تو صحابہ کرام، تابعین اور دیگر آئمہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہیں گے۔(5)

مؤلف نے کتاب کو آٹھ اقسام میں تقسیم کیا ہے:

قسم اول میں حروف تہجی کی ترتیب پر مرد و خواتین رواۃ کے تراجم بیان کیے ہیں۔

قسم دوم ان راویوں کے تذکروں پر مشتمل ہے جو کنیتوں سے معروف ہیں۔

قسم سوم میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے جو اپنے والد کی نسبت سے مشہور ہیں۔ اس باب کی ایک فصل میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے جو اپنے چچا کی نسبت سے معروف ہیں۔

چوتھی قسم ان رواۃ کے بارے میں ہے جو نسبتوں سے معروف ہیں۔

پانچویں اور چھٹی قسم مجہول مرد و خواتین رواۃ کے بارے میں ہے۔

ساتویں قسم میں ان خواتین کا ذکر ہے جو کنیتوں سے جانی جاتی ہیں۔ کتاب کے آخر میں باقاعدہ الگ فصل رکھی ہے جس میں خواتین کے تراجم بیان کیے گئے ہیں، اس میں مجہولات اور ان خواتین کا بھی تذکرہ ہیں جو کنیت سے مشہور ہیں اور آخر میں ان خواتین کے تراجم ہیں جن کا نام معلوم نہیں ہے، ان کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف "والدۃ فلاں" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

آٹھویں قسم یعنی آخر میں ان خواتین کا ذکر ہے جن کا اپنا نام غیر معروف ہے اور وہ اپنے بیٹوں کی نسبت سے پہچانی جاتی ہیں۔ رواۃ کے حالات لکھتے وقت وہ صاحب ترجمہ کا نام و نسب، کنیت اور لقب وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ازاں بعد صاحب

---

(4) میزان الاعتدال، 1/1

(5) ایضاً، 1/2،3، طبقات الکبریٰ 9/111

ترجمہ کے بارے میں ائمہ نقد کی آراء کاذکر کرتے ہیں۔ نقد میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ لہذا اگر کسی سے اختلاف ہو تو تحقیق کے بعد اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ صاحب ترجمہ کے شیوخ و تلاندہ کاذکر کرتے ہیں۔ ان کے سنین وفات بھی بیان کرتے ہیں (لیکن عموماً اس کا التزام نہیں کیا)۔ رواۃ کی بیان کردہ بعض احادیث کاذکر کرتے ہیں۔ کتب ستہ کے رجال اگر آئے ہیں تو ان کے لیے رموز استعمال کرتے ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں کہ جب وہ کسی راوی کے بارے میں کہتے ہیں: **هو مجهول او فيه جهالة أو نكرة** اور اگر یہ کسی آئمہ فن کی طرف منسوب نہ ہو تو وہ امام ذہبی کی رائے ہوتی ہے اور اگر قائل کاذکر ہو مثلاً ابن المدینی، ابن معین وغیرہ تو معاملہ واضح ہوتا ہے۔ اسی طرح جب صدوق، صالح وغیرہ تعدیل کے الفاظ کسی امام فن کی طرف منسوب نہ ہوں تو وہ بھی مؤلف کی تحقیق کے مطابق ان کا اپنا قول ہوتا ہے۔[6]

* عموماً جب آپ "مجهول" کا کلمہ ذکر کرتے ہیں تو یہ ابن ابی حاتمؒ کا کلمہ ہوتا ہے اور خود کوئی ایسا حکم لگاتے ہیں تو جہالة، نكرة، يجهل اور لايعرف جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔
* اگر راوی ایسا ہے جس سے صحاحِ ستہ کے ائمہ نے روایت لی ہے تو اس کے لیے "ع" اور اگر ایسا راوی ہو جس سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے علاوہ بقیہ چار ائمہ سنن نے روایت لی ہو تو اس کے لیے "عو" کا اشارہ استعمال کرتے ہیں۔

بعض وقت وہ ائمہ جرح کی رائے کو تسلیم نہیں کرتے۔ مثلاً ابان بن یزید کے ترجمہ میں ابن الجوزی کی رائے کے بارے میں کہتے ہیں:

آورده ايضاً العلامة ابن الجوزي في الضعفاء ولم يذكر فيه أقوال من وثقه. و هذا من عيوب كتابه يسرد الجرح ويسكت عن التوثيق[7]

ابان بن تغلب کے ترجمہ میں کہتے ہیں کہ وہ شیعی جلد ہے۔ **لكنه صدوق فلنا صدقه وعليه بدعته**[8]

امام ذہبی راوی کے نام، اس کی کنیت، اس کے والد اور دادا کے نام کا حروفِ معجم کی ترتیب پر لکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس میں زیادہ طوالت سے کام نہیں لیتے۔

(6) میزان الاعتدال، 1/6، مولف نے اس صفحہ پر الفاظ جرح و تعدیل اور ان کے درجات کا بھی ذکر کیا ہے۔
(7) ایضاً، 1/16
(8) میزان، 1/3،5

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

- ان رموز کا ذکر کرتے ہیں جو ان راویوں کا تذکرہ کرتے ہوئے دیگر مصنفین لائے بعض راویان حدیث پر ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال میں تعارض میں امام ذہبی کے اس تعارض کو دور کرتے ہوئے اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔

حافظ حسینی (م ۷۶۵ھ) نے ایک تعلیق لکھی جس میں انھوں نے حافظ ذہبی کے اوہام پر متنبہ کیا اور بعض ناموں (رواۃ) کا اضافہ کیا۔[9] زین الدین العراقی (۸۰۴ھ) نے ایک ذیل لکھا۔[10] سبط ابن عجمی، ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۸۴۶ھ) نے ایک ذیل بعنوان نقد النقصان في معيار الميزان لکھا۔ علامہ جلال الدین السیوطی (۹۰۲۴) زوائد اللسان علی المیزان مرتب کی۔ عبدالرحمن بن ابی العلاء ادریس بن محمد العراقی الحسینی (۱۲۳۴ھ) نے ایک اختصار لکھا۔

میزان الاعتدال کی اہمیت:

کتاب کی اہمیت کی وجہ سے اہل علم نے اس کو تحقیق کا موضوع بنایا۔ بعض نے اس پر نقد کیا۔ تعلیقات، استدراکات اور تلخیصات بھی تیار ہوئیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حافظ ذہبی کے شاگرد ابوالمحاسن حسینی نے ایک تعلیق لکھی جس میں انھوں نے حافظ ذہبی کے بعض اوہام پر متنبہ کیا اور کچھ تراجم کا اضافہ کیا مگر انہوں نے میزان کو تمام کتابوں سے زیادہ ممتاز اور جلیل القدر قرار دیا ہے۔[11]

جلال الدین السیوطی (م902ھ) نے ایک ذیل مرتب کیا۔

صاحب الفیۃ الحدیث اور اس کے شارح زین الدین العراقی (م ۸۰۶ ھ) نے ایک ذیل مرتب کیا جس میں سات سو نواسی (۷۸۹) تراجم کا اضافہ کیا۔

- سبط ابن العجمی، ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۸۴۱ھ) نے ایک ذیل بعنوان: نقد النقصان في معيار الميزان تالیف کیا۔

ابن کثیر الدمشقی (م ۷۷۴ھ) نے مزی کی تہذیب الکمال اور ذہبی کی میزان الاعتدال کو اضافوں کے ساتھ جمع کیا اور اسے التكميل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل کا عنوان دیا۔

تاج الدین تبریزی نے میزان میں مذکور احادیث کو علیحدہ جمع کیا اور اسے تجريد احاديث الميزان کا نام دیا۔

---

(9) الدرر الکامنۃ، ۱۸۰/4، الإکمال ۳۱/1
(10) لسان المیزان ۱۱۳۳/۱۰ کشف الظنون ۲/۸/۱۹ الأعلام، ۳۳۴/۳؛ الرسالۃ ۳۰
(11) ذیل التذکرۃ الحفاظ، 35

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کتاب کی اہمیت ، اختصار اور جامعیت کے پیش نظر اسے تحقیق کا موضوع بنایا اور اس میں مزید مفید اضافہ جات کرنے کے بعد اسے "لسان المیزان" کے نام سے اہل علم کے سامنے پیش کیا ہے۔

لسان المیزان کا تعارف

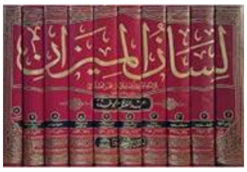

لسان المیزان کے مؤلف نویں صدی ہجری کے ممتاز عالم محدث اور فن اسماء الرجال کے امام، ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) ہیں تعلق سرزمین مصر سے تھا۔ حافظ زین الدین عراقی (م ۸۰۶ھ)، شارح الفیۃ الحدیث، کے ممتاز اور ہونہار شاگردوں میں سے تھے۔ شیخ کو اپنے شاگرد پر بڑا فخر تھا اور ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ شاگرد رشید نے اپنے شیخ کی آرزوں کو پورا کیا علوم دینیہ بالخصوص علم حدیث کے حصول اور ازاں بعد اس کی خدمت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ابن العماد کہتے ہیں: انتهى اليه معرفة الرجال واستحضارهم و معرفة العالى والنازل و علل الاحاديث و غير ذلك وصار هو المعول عليه في هذا الشأن في سائر الاقطار۔[12]

اسماء الرجال پر کثیر تعداد میں کتب تالیف ہوئیں۔ لسان المیزان اس فن پر مفید اور نمایاں مقام کی حامل کتاب ہے۔

لسان المیزان کا موضوع اگرچہ ضعیف رواۃ ہیں لیکن بعض وقت وہ ثقہ اور ثبت رواۃ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ایسے رواۃ کے ذکر کا مقصد ثقہ راویوں پر بعض ناقدین کے نقد کا جواب اور ان کا دفاع ہوتا ہے۔[13]

حافظ ابن حجر نے امام ذہبی کے بعض تسامحات اور اوہام کا بھی ذکر کیا ہے۔ ذہبی بعض وقت جرح و تعدیل کے الفاظ کے قائل کا ذکر نہیں کرتے، ابن جر قائل کا نام متعین کرتے ہیں۔ حافظ ذہبی نے کسی راوی کے بارے میں لا اعرفہ کہا ہے تو ابن حجر ائمہ جرح کے اقوال کی روشنی میں اس کی تعیین اور وضاحت کر دیتے ہیں۔[14]

کتاب لسان المیزان کا منہج

حافظ ابن حجر کتاب کا آغاز مختصر مقدمے سے کرتے ہیں اس میں منہج تالیف کا ذکر کرنے کے بعد میزان الاعتدال کے مقدمہ بیان کرتے ہیں اور کچھ ایسے قواعد کی نشاندہی کرتے ہیں جو ان کی رائے میں ذہبی کو مقدمہ میں بیان کرنا چاہیے

---

(12) شذرات الذهب، ۲۷۱/۷
(13) لسان المیزان، 2/375
(14) ایضاً، 2/457

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تھا۔[15] اس کے بعد انھوں نے دس فصول ذکر کیں جن میں جرح و تعدیل سے متعلق بعض ائمہ کی آراء و اقوال اور قواعد کا ذکر کیا ہے۔[16]

الف سے باء تک رواۃ کے تراجم حروف تہجی کی ترتیب پر ہیں۔ ترتیب راویان حدیث کے آباء میں بھی مد نظر رکھی گئی ہے۔ باب المبھمات میں ابن حجر نے ذہبی کی فرو گزاشتوں کی تلافی کی کوشش کی ہے[17] اور اس باب میں رواۃ کی معتد بہ تعداد کا اضافہ کیا ہے۔ اور انہوں نے اس باب کو تین فصول میں تقسیم کیا ہے۔ آخری فصل میں خواتین کو مردوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اس کے بعد تجرید[18] کے نام سے فصل قائم کی ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس فصل کے اضافے کے دو ناندے ہیں اول یہ کہ میزان الاعتدال میں مذکور تمام تراجم کا احاطہ ہو جائے۔ دوسرا یہ کہ اگر کوئی محقق کسی راوی کے بارے میں معلومات چاہتا ہے تو اصل لسان المیزان میں دیکھے۔ وہاں نہ ملے تو اس فصل یعنی تجرید کی طرف رجوع کرے۔[19]

لسان المیزان کی تمام فصول میں حروف تہجی کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تراجم کے بیان میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ راوی کے والد اور دادا کا نام، لقب، کنیت اور راوی کے شیوخ و اساتذہ کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ راوی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کی آراء بیان کرتے ہیں۔ اگر کسی راوی کے بارے میں مثبت رائے ملتی ہو تو تحقیق کے بعد اس کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ ثقہ اور ضعیف راویوں کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ صاحب ترجمہ کا سال وفات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کرتے ہوئے شدت اور سھل انگاری دونوں سے احتراز کرتے ہیں۔ راوی کا مسلک یا مذہب مرتبہ و مقام صحیح بات کہنے میں مانع نہیں بنتا۔[20]

---

(15) لسان المیزان، 1/19-22
(16) لسان المیزان، 1/23-30
(17) ایضاً، 7/127
(18) لسان، 7/173
(19) ایضاً، 7/544
(20) لسان 4/30، (۴/۳۹۹) عبدالعزیز بن حارث حنبلی کے بارے میں کہتے ہیں: آذی نفسه ووضع حديثا أو حديثين في مسند الامام احمد (۳/۳۲) ان چھر کی ایی بعض آراء کی تردید بھی کی گئی ہے۔ لسان المیزان، ۴/۳۹۹، حاشیۃ، وغیرہ رامی، لسان، ۲/۳۷۵، ۳۰۵، ۵۲۹/۳۱۶۰۲ وغیرہ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لسان المیزان کی اہمیت کے پیش نظر اہل علم نے مختلف پہلوؤں سے اس کی خدمت کی ہے۔خود حافظ ابان حجر نے دو تلخیص بعنوان تقویم اللسان اور تقریب اللسان مرتب کیں۔انہوں نے ایک ذیل تحریر المیزان بھی مرتب کی۔[21]

جس میں ابن حجر نے لسان المیزان سے جو تراجم رہ گئے تھے یا جن کے بارے میں ان کو شک یا وہم تھا ان کو درست کیا اور کچھ اضافے بھی کیے۔علامہ سیوطی (م ۹۱) نے زوائد اللسان علی المیزان تالیف کی۔[22]
عبدالرؤوف بن علی المناوی نے لسان المیزان میں مذکور موضوع، منکر، متروک روایات کو المنتقی من لسان المیزان میں جمع کیا۔[23]عبدالرحمن بن اور لیس بن محمد عراقی نے بھی اختصار اللسان کے عنوان سے ایک تلخیص مرتب ہے۔یہ ہان الدین الحلمی نے بھی ایک تلخیص مرتب کی۔[24] سخاوی نے بھی کچھ اضافے کیے[25]۔

میزان الاعتدال اور لسان المیزان کا تقابلی جائزہ

امام ذہبی بلاشبہ فن اسماء الرجال میں امامت کے درجے پر فائز ہیں لیکن انسان ہیں لہذا اپنی کتاب میں ان کچھ غلطیوں کا ارتکاب ہوا اور کچھ سہو بھی ہوئے،اہل علم نے ان اغلاط کا تعاقب کیا۔ابن حجر کہتے ہیں کہ حافظ ذہبی نے مقدمہ کتاب میں کہا کہ وہ اپنی اس کتاب میں صحابہ کرام (ان کے مقام اور عظمت کے پیش نظر) نیز آئمہ متبوعین کا ذکر نہیں کریں گے۔[26]لیکن انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔[27]ان کی کتاب پر نظر ڈالنے سے علوم ہوتا ہے کہ بعض وقت وہ صحابہ کو بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں۔مثلا حضرت مدلاج بن عمرو سلمی کے بارے ہیں کہتے ہیں: **لا یدری من ھو ؟**
[28]حالانکہ انہوں نے اپنی بعض دوسری تصانیف میں ان کا ذکر بھی کیا ہے۔[29]

---

(21) کشف الظنون،1/1917
(22) ایضاً،1/1918
23) خلاصۃ الاثر،2/414
(24) الرسالۃ،120
(25) الاعلان بالتوبیخ،587
(26) میزان،1/1
(27) لسان المیزان،332-3/333
(28) میزان الاعتدال،4/86
(29) تجرید اسماالصحابہ،2/66

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ حافظ ذہبی بعض اوقات ابن جوزی سے بغیر تحقیق نقل کر دیتے ہیں، مثلاً اسحاق بن ناصح اور اسحاق بن نجیح دونوں کے ترجمہ میں احمد بن حنبل کا قول: **كان من اكذب الناس** درج کرتے ہیں،انکہ اس قول کا اطلاق اسحاق بن نجیح پر ہوتا ہے۔ابن ناصح پر نہیں۔[30]

ابو حاتم،اسماعیل بن زریق کو کذاب کہتے ہیں اور وہ اسماعیل سے مراد ابن زریق نہیں بلکہ اسماعیل بن رزین سمجھتے ہیں جن کا ذکر ابن زریق سے قبل ہے۔ابن حجر تصحیح فرماتے ہیں کہ یہ ابن رزین نہیں بلکہ ابن زریق ہیں جس کی وضاحت ابن ابی حاتم نے بھی کر دی ہے۔[31] امام ذہبی کو بعض رواۃ کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ابن حجر اس کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔انہوں نے یعقوب بن ابراہیم الجوزجانی کو ابراہیم الجرجانی لکھا ہے جو غلط ہے۔[32]

اسی طرح ذہبی الاغر الغفاری کو تابعی کہتے ہیں۔ابن حجر کہتے ہیں کہ وہ صحابی ہیں،امام بغوی، طبرانی اور امین مندہ وغیرہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا، کہتے ہیں:

لو تدبر سياق حديثه لجزم بأنه صحابي وقد اشترط انه لا يذكرالصحابة فذهل في ذكر هذا۔[33]

حافظ ذہبی بعض اوقات ایک شخصیت کے وجود کا انکار کرتے ہیں لیکن دوسرے مقام پر اس کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں۔[34] احمد بن علی بنحمزہ کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں۔لا اعرفہ۔ابن حجر شخصیت کا تعین کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

هذا آفة الاحجاف.[35]

حافظ ابن حجر نے یہ کتاب میزان الاعتدال کو بنیاد بنا کر تحریر کی ہے اور اس میں اضافے کیے،یہ اضافے دو طرح کے ہیں: پہلی قسم مستقل اضافے،یہ وہ تراجم ہیں جنہیں ابن حجر نے شامل کیا ہے وہ ذھبی کی کتاب میں نہیں ہیں۔یہ وہ راوی ہیں جو ضعیف ہیں یا ذہبی کی شرط کے مطابق متقدمین کی کتب میں موجود ہیں۔ان کو "ز'' کے ذریعے سے واضح کیا ہے۔دوسری قسم وہ تراجم جو میزان الاعتدال سے لیے گئے ہیں اور ان میں حافظ ابن حجر نے الفاظ جرح و تعدیل میں اضافہ کیا ہے یا ذہبی کے کلام پر تعقیب یا استدراک کیا ہے۔اور یہ اضافہ ذہبی کے کلام کے بعد "انتھی'' لکھ کر حافظ ابن حجر اپنا

(30)لسان المیزان،1/418،419
(31)تجرید اسماء الصحابہ،1/452
(32)لسان،6/369،میزان الاعتدال،4/448
(33)لسان المیزان،1/518
(34)میزان الاعتدال،1/213
(35)لسان المیزان،1/251

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کلام شروع کرتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے اضافے کثیر تعداد میں ہیں جبکہ ابن حجر نے اصل کتاب سے ایک تہائی وہ راوی حذف کر دیے ہیں جو کتب ستہ کے رجال ہیں لیکن اس کے باوجود کتاب کا حجم اصل کتاب کے مساوی ہے۔اس سے معلوم ہوتاہے کہ حافظ ابن حجر نے کتنااضافہ کیاہے۔

- ابن حجر نے وہ تمام راوی حذف کر دیئے ہیں جن کی روایات کتب ستہ میں پائی جاتی ہیں،اس لیے کہ ان کے تراجم تفصیل کے ساتھ تہذیب الکمال میں آچکے ہیں،ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کے دو فائدے ہیں پہلا : اختصار و جامعیت،دوسرا: تہذیب الکمال کے راوی کئی قسم کے ہیں ثقہ ائمہ کرام، ثقہ مقبول راوی،الحفظ راوی لیکن رد نہیں کیے گئے متروک اور مجروح راوی، اگر مقصد ان راویوں کا جاننا ہے جو متکلم فیہ ہیں تو ان کے تراجم تہذیب الکمال میں مفصل موجود ہیں۔

حافظ ابن حجر اس نے کتاب کے آخر میں تمام محذوف راویوں کے نام ذکر کر دیے ہیں۔(36)

- حافظ ابن حجر نے ان راویوں کا اضافہ کیاہے جنہیں عراقی نے ذہبی پر استدراک کیاہے اور انہیں "ذ" کے ذریعے سے ممیز کیاہے۔

تراجم کو حروف معجم پر مرتب کیاہے۔کتاب کی ترتیب راویوں کے نام کنیتیں اور مبہمات پر ہے۔(37)

- حافظ ابن حجر نے لسان کے شروع میں میزان کا مقدمہ نقل کیاہے پھر اپنی طرف سے مقدمہ تحریر کیاہے۔

خلاصہ بحث

میزان الاعتدال و لسان المیزان علم الرجال کی دو عظیم کتب ہیں جو ضعفاء کی تدوین میں مکمل اور متوازن ہیں۔ ذہبی نے الکامل کی بنیاد پر مختصر مگر جامع فہرست بنائی، جبکہ ابن حجر نے اسے وسعت، اصلاح اور اعتدال سے مزین کیا۔ تقابل سے معلوم ہوتاہے کہ ذہبی کا اسلوب سخت گیر اور تنقیدی ہے، جبکہ ابن حجر کا مصالحتی اور توسیعی۔ دونوں نے جعل سازی کی روک تھام، اسناد کی تحقیق اور فقہی احکام کی صحت کو یقینی بنایا۔ یہ کتب آج بھی حدیث کی تخریج، فقہی استدلال اور رجالی تحقیق کا معیار ہیں، جو سنت نبوی ﷺ کی حفاظت اور امت کی رہنمائی کرتی ہیں۔

(36)لسان المیزان 1/98

(37)علم جرح وتعدیل،440-449